کا بھی یہی حال ہے اور اس کا شاگرد عثمان بن واقد بھی متکلم فیہ راوی ہے۔ اسی وجہ سے حافظ ابنِ حجر عسقلانی رح نے اس حدیث کو فتح الباری ج ۱۰ ص ۱۲ میں ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رض راوی ہیں کہ عید الاضحیٰ کے دن جبریل امین ع تشریف لائے اور کہا کہ:

"انّ الجذع خیر من الثنیۃ الا بل والبقر ___ الحدیث!"

"بلاشبہ کھیرے مینڈھے کی قربانی دودانتے اونٹ اور گائے سے بہتر ہے!"

اس کی سند میں ہشام بن سعد راوی متکلم فیہ ہے (محلّی) امام احمد بن حنبل رح اس کے بارے میں فرماتے ہیں، "ہشام حافظ اور حدیث میں پختہ نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رح "لیس بشیٔ" (یعنی یہ کچھ بھی نہیں) فرماتے ہیں ___ جبکہ یحییٰ بن سعید رح، ابنِ عبدالبر رح اور یعقوب بن سفیان رح نے اسے ضعفاء میں شمار کیا ہے ___ حافظ ابنِ حجر رح فرماتے ہیں:

"صدوق لہٗ اوھام" (تہذیب ج ۱۱ ص ۴۱)

۵۔ مکحول راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ضحّوا بالجذعۃ من الضّان۔"

"بھیڑ کے کھیرے کی قربانی کرو"!

یہ روایت مرسل ہے، اور مرسل روایت صحیح ترین قول کے مطابق حجت نہیں ہے، جیساکہ امام حاکم رح فرماتے ہیں:

"مرسل احادیث اہلِ حجاز، فقہاء اہل حدیث کے نزدیک واہی (کمزور) اور ناقابلِ احتجاج ہیں۔ یہی قول سعید بن مسیب رح، محمد بن مسلم زہری رح، امام مالک رح، امام اوزاعی رح امام شافعی رح، امام احمد رح اور دوسرے فقہاء مدینہ کا ہے۔" (المدخل ص ۱۲)

علامہ شامی رح حنفی درّ مختار کی شرح میں فرماتے ہیں:

"لا یجوز الجذع من المعز وغیرہ بلا خلاف کما فی المبسوط"

(فتاوٰی شامی ج ۶ ص ۳۲۱)

"بلا اختلاف، کھیرے بکرے کی قربانی جائز نہیں ہے، جیساکہ مبسوط میں ہے!"

اس مسئلہ کی مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ج ۴ ص ۳۳، تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۲۱، فتح الباری ج ۱۰ ص ۳، نیل الاوطار!

مولانا محمد عطاء اللہ حنیفؒ اور ان کی علمی خدمات

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ تعالیٰ، جماعت اہلحدیث کے ایک بلند پایہ عالم، دانشور، محقق اور بہترین نقاد تھے ــــ وہ ایک فرد نہیں تھے، بلکہ اپنی ذات میں ایک تحریک اور انجمن تھے ــ قدرت کی طرف سے بہترین دل و دماغ لے کر پیدا ہوئے تھے۔ روشن فکر، دردمند دل اور سلجھا ہوا مزاج پایا تھا۔ ذہانت و ذکاوت کے ساتھ قوتِ حافظہ بھی انتہائی قوی تھی، ٹھوس اور تحقیقی مطالعہ ان کا سرمایہ علم تھا۔ حدیث، اسماء الرجال پر گہری نظر تھی، تاریخ پر تنقیدی نظر رکھتے تھے اور ملکی سیاسیات سے نہ صرف باخبر تھے، بلکہ اس پر اپنی ناقدانہ رائے بھی رکھتے تھے ۔ سیاسی اور غیر سیاسی تحریکات کے پس منظر سے بھی خوب واقف تھے ۔

ادبِ عربی کا بھی ذوق تھا، لغت اور قواعد پر بھی ان کی نظر بڑی گہری تھی ـــ عربی اور اردو کے بلند پایہ انشاپرداز تھے، تحریر میں برجستگی، سلاست اور روانی ہوتی تھی، اچھوتے استعارات اور نادر تشبیہیں ان کی تحریر کی خصوصیت تھی ۔ ان کی تحریر کی بڑی خوبی یہ تھی کہ حشو و زوائد سے پاک ہوتی تھی ۔

دینی غیرت و حمیت میں مولانا عطاء اللہ حنیفؒ ایک زندہ مثال تھے، حق کے معاملہ میں کسی قسم کی معمولی سی مداہنت کو بھی جائز نہیں سمجھتے تھے ــ حق گوئی و بیباکی ان کی امتیازی صفت تھی، ہمیشہ کھری اور دوٹوک بات کہتے ۔ جس بات کو حق سمجھتے اسے پوری قوت سے بیان فرماتے اور پھر اسی شدت سے اس پر قائم بھی رہتے تھے ۔ مولانا انتہائی شریف الطبع انسان تھے، اپنے پہلو میں دردمند دل رکھتے تھے ۔ بڑے خوددار تھے، عفاف و استغناء کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا ۔ طبیعت میں قناعت تھی، جاہ و ریاست کے طالب نہ تھے ۔

مولانا عطاء اللہ حنیفؒ، مصلحینِ امت میں امام احمد بن حنبلؒ، امام ابن تیمیہؒ، حافظ ابن القیمؒ، امام محمد بن عبدالوہابؒ، سید احمد شہیدؒ، اور مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ سے والہانہ عقیدت

رکھتے تھے۔ ان ائمہ کرام کی تصانیف کا بالتزام مطالعہ کرتے اور اپنے تلامذہ اور ملنے جلنے والوں کو بھی ان کے حالات، ان کی تصانیف کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دیتے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن القیمؒ کے بہت بڑے مداح اور معترف تھے، ان سے اپنے والہانہ جذبۂ محبت کے تحت آپ نے شیخ ابوزہرہ مصری کی کتاب "حیات ابن تیمیہؒ" کا ترجمہ سید رئیس احمد جعفریؒ سے کرایا، اس پر بہت عمدہ حواشی لکھے اور اسے اپنے اشاعتی ادارہ المکتبۃ السلفیہ سے شائع کیا۔

علمائے اہل حدیث، شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا شمس الحق عظیم آبادی، مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری، مولانا سید نواب صدیق حسن خان، مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری، مولانا عبداللہ غزنوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی، مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی، مولانا حافظ محمد لکھوی اور مولانا حافظ احمد حسن دہلوی (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے۔ ان سب حضرات کے علم وفضل کے معترف تھے اور والہانہ انداز میں ان کی خوبیاں بیان فرماتے۔

دورِ حاضر کے علمائے کرام میں مولانا سید ابوالحسن ندوی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا داؤد غزنوی، مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی (رحمہم اللہ) کے علم وفضل کے معترف تھے اور ان سے دلی وابستگی رکھتے تھے۔ مولانا حافظ محمد محدث گوندلویؒ مولانا مرحوم کے اساتذہ میں سے تھے، ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے:

"ان جیسا ٹھوس عالم اس وقت مشرق ومغرب میں کوئی نہیں ہے، مجھے ان سے بڑی عقیدت ہے۔ میرے نزدیک اس دنیا کی سب سے بڑی نعمت یہی ہے کہ وہ میرے شفیق استاد ہیں۔"

شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کی سیرت وکردار کے بے حد مداح تھے، راقم سے کئی بار انہوں نے فرمایا:

عراقی صاحب! مولانا اسماعیلؒ جیسا شریف النفس اور نیک انسان کہیں نہیں دیکھا مولانا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ حدیث کے معاملے میں معمولی سی مداہنت بھی برداشت نہیں کرتے۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ میں بھی یہ خوبی تھی کہ وہ بھی حدیث کے معاملہ میں معمولی سی مداہنت برداشت نہیں کرتے تھے۔"

مولانا عطاء اللہ حنیفؒ کو اپنے مزاج، ذوقِ لطیف اور بلند پایہ علمی صلاحیت کی بناء پر پورے برِصغیر میں ایک نمایاں مقام حاصل تھا۔ ناتواں جسم اور کمزور صحت کے

باوجود ہروقت کتاب وسنت کی اشاعت اور مطالعہ میں مصروف نظر آتے تھے۔ دوستوں اور ساتھیوں سے کسی ظاہرداری اور بناوٹی خوش مزاجی سے پیش نہیں آتے تھے، بلکہ تعلقات میں ظاہر و باطن یکساں ہوتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے:

"میرے دوستانہ روابط میں یک رنگی ہے، ظاہر و باطن یکساں ہیں۔ مجھے تصنع، بناوٹ اور منافقانہ ظاہرداری سے سخت نفرت ہے۔ اگر میں کسی سے ملتا ہوں تو پوری طرح ملتا ہوں، اور کٹتا ہوں تو پھر اس میں لچک نہیں ہے!"

مولانا مرحوم کا جو علمی مقام تھا، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اُن کے باوجود طبیعت میں تواضع اور انکساری تھی۔ لباس، رہائش اور مزاج میں سادگی تھی، شروع ہی سے کھدر پوش تھے، حق گوئی و بیباکی میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کی تنقید آپ کے دوستوں، جمعیت اہلحدیث کی مجلسِ عاملہ، مجلسِ شوریٰ میں بے لاگ ہوتی تھی اور اس سلسلہ میں وہ نہ امیرِ جماعت کا لحاظ کرتے تھے اور نہ کسی دوست کا۔ چونکہ ہر ممبر (مجلسِ عاملہ یا مجلسِ شوریٰ) ان کے خلوص، دیانت اور خاصۂ طبیعت سے واقف تھا، اس لئے ان کی تنقید کو بڑی خوشی سے سنتا اور برداشت کرتا۔

مولانا عطاء اللہ حنیف رح کو حدیثِ نبوی ؐ سے والہانہ لگاؤ اور شغف تھا۔ اسی شغف کا شاہکار سنن نسائی کی شرح ہے اور اس کے ساتھ تنقیح الرواۃ کی تخریج و تعلیق بھی! ۔ حدیث کے معاملہ میں کسی مداہنت کے قائل نہیں تھے۔

مولانا مرحوم اصولی زندگی گزارنے کے عادی تھے۔ آپ کے اوقات بڑے منضبط تھے۔ اگر اپنے اوقات میں نظم و ضبط کا اس قدر اہتمام نہ کرتے تو پھر تعلیقات السلفیہ، تنقیح الرواۃ، حواشی احمد بن حنبل رح، ابنِ تیمیہ رح، اور امام ابوحنیفہ رح شاید شائع نہ ہوتیں۔

مولانا مرحوم کی زندگی کا واحد مقصود "اعلائے کلمۃ اللہ" تھا، جس کے لئے انہوں نے زندگی وقف کر رکھی تھی اور تا دمِ زیست اس مقصد کو بحسن و خوبی پورا کرتے رہے۔

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رح بن میاں صدرالدین رح ۱۹۱۰ء میں بھوجیاں ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے قصبہ بھوجیاں میں مولانا عبدالکریم بھوجیانی، مولانا فیض اللہ بھوجیانی اور مولانا عبدالرحمان بھوجیانی سے حاصل کی۔

۱۹۲۴ء میں دہلی چلے گئے اور مولانا عبدالجبار کھنڈیلویؒ سے صحاح ستہ اور تفسیر جلالین پڑھیں۔ مولانا عطاء اللہ لکھویؒ اور مولانا ابوسعید شرف الدین محدث دہلویؒ سے بھی استفادہ کیا۔ اس کے بعد مولانا حافظ محمد محدّث گوندلویؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان سے اصولِ فقہ اور علمِ معقول و منقول نیز عربی ادب کی کتابیں پڑھ کر فارغ ہوئے۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد متحدہ پنجاب کے مختلف شہروں میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ مثلاً لکھوکے فیروز پور، کوٹ کپورہ فیروز پور، اوڈانوالہ۔ قیامِ پاکستان کے وقت فیروز پور میں مقیم تھے، وہاں سے گوندلانوالہ تشریف لائے، پھر مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کی تحریک پر لاہور میں سکونت اختیار کی۔ کچھ عرصہ دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور میں تدریسی خدمات سرانجام دیں، بعد میں جب جامعہ سلفیہ قائم ہوا تو اس کے پہلے شیخ الحدیث مقرر ہوئے۔

قیامِ لاہور کے دوران آپ نے المکتبۃ السلفیہ کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا، جس نے آج تک مختلف علوم میں متعدد معیاری کتب شائع کی ہیں۔

فیروز پور میں آپ کا ایک نایاب کتب خانہ تھا جو تقسیم کی وجہ سے ضائع ہوگیا۔ آپ نے لاہور آکر ایک کتب خانہ ترتیب دیا، اس کی افادیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ مولانا سید نواب صدیق حسن خاںؒ کی تمام کتابیں، جن کی تعداد تقریباً ۲۵۰ کے قریب ہے، آپ کے اس کتب خانہ میں موجود ہیں۔ یہ کتب خانہ "دارالدعوۃ السلفیہ" کے نام سے شیش محل روڈ لاہور میں واقع ہے، جس کے ناظم آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ حافظ احمد شاکر ہیں۔

۱۹۴۹ء میں آپ نے ہفت روزہ "الاعتصام" جاری کیا جو آج تک کتاب و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی تردید میں مصروفِ عمل ہے۔

آپ اسلامی نظریاتی کونسل، وفاقی مجلسِ شوریٰ اور رؤیتِ ہلال کمیٹی کے رکن رہے۔

آپ کے تلامذہ کی فہرست بڑی طویل ہے، تاہم چند ممتاز تلامذہ کے نام یہ ہیں:

مولانا حافظ محمد اسحاق گوہڑوی، مولانا معین الدین لکھوی، مولانا قاضی محمد اسلم سیف فیروزپوری، مولانا محمد اسحاق بھٹی، مولانا حافظ محمد یحییٰ میر محمدی، مولانا سیف الرحمٰن الفلاح، مولانا حافظ عبدالرشید گوہڑوی، مولانا حافظ عبدالرحمٰن گوہڑوی، مولانا محمد سلیمان انصاری، مولانا حافظ صلاح الدین یوسف، مولانا محمد صادق خلیل فیصل آبادی۔

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ نے جن اساتذہ کرام سے استفادہ کیا، ان کا سلسلہ سند حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ تک جا پہنچتا ہے۔ سلسلہ سند ملاحظہ فرمائیں:

شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ

عبداللہ بن عبداللہ غزنوی	عبدالرحمان مبارکپوری	عبدالجبار غزنوی	ابوسعید شرف الدین	حافظ محمد لکھوی
فیض اللہ	عبدالجبار کھنڈیلوی	محمد گوندلوی	محمد عطاء اللہ حنیف	عطاء اللہ لکھوی
محمد عطاء اللہ حنیف	محمد عطاء اللہ حنیف	محمد عطاء اللہ حنیف		محمد عطاء اللہ حنیف

وفات:

مولانا پر فالج کا حملہ غالباً ۱۹۸۳ء میں ہوا، چار سال آپ صاحب فراش رہے، آخر آپ نے ۱۹۸۷ء کو لاہور میں انتقال کیا۔ مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور میانی صاحب کے قبرستان میں دفن ہوئے ــــ راقم کو بھی آپ کے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہے ــ اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ!

علمی خدمات:

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ نے جو کتابیں لکھیں، ان کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

تفاسیر: (۱) حاشیہ تفسیر احسن التفاسیر (اردو):

احسن التفاسیر مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۳۸ھ) کی تفسیر ہے ۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر آیت کے شانِ نزول اور اس کی تفسیر میں حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے ۔ مولانا احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ نے حدیث کی کتاب کا حوالہ دے دیا تھا، صفحہ نمبر وغیرہ کا اہتمام نہ کیا تھا، مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ نے اس تفسیر کو دوبارہ اپنے اشاعتی ادارہ المکتبۃ السلفیہ لاہور سے شائع کیا۔ آپ نے تمام احادیث واقوال کی تخریج کی ہے اور شروع میں ایک فہرست بھی قائم کر دی ہے۔

(۲) حاشیہ الفوز الکبیر (عربی):

الفوز الکبیر اصولِ تفسیر کے موضوع پر حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۱۷۶ھ) کی مشہور تصنیف

ہے، مولانا حنیفؒ نے اس کے حواشی لکھ کر اس کو بہت سہل اور آسان بنا دیا ہے۔

(۳) حاشیہ ترجمہ اصولِ تفسیر (اردو):

اصولِ تفسیر شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ (م ۷۲۸ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی (م ۱۳۷۸ھ) نے کیا تھا، جسے "الہلال بک ایجنسی" لاہور نے شائع کیا تھا۔ مولانا نے اس کے حواشی لکھے اور اس کو دوبارہ المکتبۃ السلفیہ لاہور سے شائع کیا۔

شروحِ حدیث: (۴) التعلیقات السلفیہ، شرح سنن نسائی (عربی):

امام ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب النسائی (م ۳۰۳ھ) کی سنن نسائی، جو حدیث کی مشہور کتاب ہے اور صحاح ستہ میں شامل ہے، مولانا عطاء اللہ حنیفؒ نے اس کی شرح عربی میں لکھی ہے۔ حدیث کے مشکل الفاظ کی تشریح بھی کی ہے، تعارض کی صورت میں تطبیق بھی دی ہے اور ضعیف یا مدلس راوی کی نشاندہی بھی کی ہے۔ علاوہ ازیں مولانا مرحوم نے ہر حدیث کا نمبر بھی لگا دیا ہے۔ آپ کی اس شرح کو عالمِ اسلام میں بہت پسند کیا گیا ہے اور آپ کے علمی تبحر کی تعریف و توصیف کی ہے۔

(۵) - تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ (عربی):

تنقیح الرواۃ مولانا سید احمد حسن دہلویؒ (م ۱۳۳۸ھ) کی تصنیف ہے، جس کا نصفِ اول آپ نے لکھا اور نصفِ آخر مولانا ابوسعید شرف الدین محدث دہلویؒ (م ۱۳۸۱ھ) نے لکھا۔ نصفِ اول ۲ جلدوں میں مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوا، مگر نصفِ ثانی ابھی طبع نہیں ہوا تھا کہ برِصغیر کی تقسیم عمل میں آئی اور اس کا مسودہ کسی طرح کراچی پہنچ گیا۔ مولانا حنیفؒ نے کوشش کر کے یہ مسودہ حاصل کیا، مگر یہ تمام کا تمام کرم خوردہ ہو چکا تھا۔ مولانا نے سالہا سال کی محنتِ شاقہ کے بعد اس کی دوبارہ تنقیح و تخریج کی اور اس کی تیسری جلد اپنے ادارہ دارالدعوۃ السلفیہ سے شائع کی۔ چوتھی جلد پر کام جاری تھا کہ آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور آپ صاحبِ فراش ہو گئے، جس کی وجہ سے کام رک گیا اور اب یہ چوتھی جلد آپ کے دو شاگردوں مولانا حافظ صلاح الدین یوسف اور مولانا حافظ نعیم الحق نعیم نے مرتب کی ہے۔ دارالدعوۃ السلفیہ نے اس کو شائع کیا ہے۔

(۶) فیض الودود، تعلیق سنن ابی داؤد (عربی):

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کی "سنن ابی داؤد"، صحاح ستہ کی مشہور کتاب ہے۔ مولانا نے اس کا حاشیہ لکھنا شروع کیا، لیکن اسے مکمل نہ کر سکے، غالباً دو تین پاروں کا

حاشیہ لکھا گیا۔

اثبات رفع یدین : (۷) احادیث رفع یدین کا کوئی ناسخ نہیں ہے (اردو) :

یہ کتاب رفع یدین سے متعلق ہے جس میں تمام احادیثِ صحیح درج کی ہیں اور صرف ایک بار (شروع نماز میں) رفع یدین کے قائلین کے دلائل کا قلع قمع کیا ہے۔

حج و قربانی : (۸) رہنمائے حجاج (اردو) :

اس کتاب میں حج کی تعریف اور اس کے اقسام، حج کا طریقہ، حج کی دعائیں، نیز حرمین شریفین کے تاریخی مقامات کی مختصراً تفصیل بیان کی گئی ہے۔ کتاب میں ایسی ہدایات بھی درج ہیں جن کی ایک حاجی کو ضرورت پیش آتی ہے۔

(۹) قربانی کی شرعی حیثیت اور چند غلط فہمیوں کا ازالہ (اردو) :

اس رسالہ میں قربانی کی شرعی حیثیت اور اس کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قربانی صرف مکہ معظمہ ہی میں ہے، ان کا تفصیلی اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔

ذکر و دعاء : (۱۰) پیارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیاری دعائیں (اردو) :

اس کتاب میں کتبِ احادیث سے مسنون دعائیں درج کی گئی ہیں، مولانا کی یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے اور اس کی مانگ میں بدستور اضافہ ہی ہو رہا ہے!

شرک و بدعت : (۱۱) اسلام اور قبروں کا عرس (اردو) :

اس رسالہ میں قرآن و حدیث نیز اقوالِ ائمہ کی روشنی میں قبروں پر عرس کو شرک و بدعت ثابت کیا گیا ہے۔

تقلید : (۱۲) تعلیق الاتباع (عربی) :

کتاب الاتباع قاضی ابن ابی المعز حنفی کی تصنیف ہے، مولانا نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے۔

(۱۳) ترجمۃ الایقان فی اسباب الاختلاف (اردو) :

کتاب الایقان مولانا محمد حیات سندھی کی تصنیف ہے، مولانا نے اسے اردو کا جامہ پہنایا ہے۔

بدعاتِ محرم : (۱۴) روح الانام عن محدثات عاشر المحرم الحرام (عربی) :